

بیانِ جمعہ کے نکات
(Presentation)

10/10/2025





غوثِ پاک رضی اللہ عنہ کا علمی مقام

تالیف وتحقیق

مفتی محمد عطاء المصطفیٰ مدنی

نظر ثانی: مولانا شاہد حمید مدنی

پیشکش

ادارہ فیضانِ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

online

عنوانات



النمل : جزء الآیہ ۴۰

قَالَ الَّذِیۡ عِنۡدَہٗ عِلۡمٌ مِّنَ الۡکِتٰبِ اَنَا اٰتِیۡکَ بِہٖ قَبۡلَ اَنۡ یَّرۡتَدَّ اِلَیۡکَ طَرۡفُکَ ؕ

ترجمۂ کنز الایمان:

اس نے عرض کی جس کے پاس کتاب کا علم تھا کہ میں اسے حضور میں حاضر کردوں گا ایک پل مارنے سے پہلے۔

آیتِ مبارکہ کی وضاحت

اللہ رب العزت قرآنِ مجید کے اس مقام میں ایک عظیم واقعہ بیان فرماتا ہے، وہ لمحہ جب حضرتِ سلیمان علیہ السلام اپنی شان و شوکت سے بھرپور سلطنت کے عظیم دربار میں جلوہ افروز ہیں، جنّ و انس، طیور و وحوش سب صف در صف ادب و احترام سے حاضر ہیں۔ اسی وقت آپ ارشاد فرماتے ہیں: اے درباریو! تم میں سے کون ہے جو ملکہ بلقیس کا تخت میرے پاس لے آئے، اس سے پہلے کہ وہ لوگ مطیع ہو کر حاضر ہوں؟ اس پر ایک خبیث اور طاقتور جن نے کہا: اَنَا اٰتِیۡکَ بِہٖ قَبۡلَ اَنۡ تَقُوۡمَ مِنۡ مَّقَامِکَ میں وہ تخت آپ کے پاس لادوں گا، اس سے پہلے کہ آپ اپنی مجلس سے اٹھیں۔ اس موقع پر ایک اور باکمال ہستی گویا ہوئی۔ قرآن مجید میں الفاظ ارشاد ہوئے ہیں: قَالَ الَّذِیۡ عِنۡدَہٗ عِلۡمٌ مِّنَ الۡکِتَابِ یعنی وہ شخص جس کے پاس کتاب کا علم تھا، بولا: میں وہ تخت آپ کے سامنے لے آؤں گا، اس سے پہلے کہ آپ پلک جھپکیں۔ مفسرینِ کرام فرماتے ہیں کہ یہ ذاتِ گرامی حضرت آصف بن برخیا علیہ الرحمہ کی تھی، جو حضرتِ سلیمان علیہ السلام کے وزیر اور خاص ولی تھے۔ نہ نبی تھے، نہ رسول، مگر اللہ تعالیٰ نے انہیں "اسمِ اعظم" کا علم عطا فرمایا تھا۔ جب انہوں نے اسمِ اعظم کے وسیلے سے دعا کی تو پلک جھپکنے سے پہلے تخت حاضر ہو گیا!

علم نافع اور غوثیت وقطبیت!!

اس سے معلوم ہوا کہ علم وہ دولت ہے جو بندے کو قربِ الٰہی اور روحانی رفعتوں کے ایسے مقام تک پہنچا دیتی ہے جہاں بڑے بڑے جنّ و بشر کی رسائی نہیں ہوتی۔ علم ہی وہ نور ہے جو بندے کو عزت، عظمت اور مقامِ قبولیت عطا کرتا ہے۔ یہی حقیقت ہمیں محبوب سبحانی، قندیلِ نورانی، حضور سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی ذات میں بھی نمایاں نظر آتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو جو شان و شوکت، عظمت و رفعت اور درجہ غوثیت و قطبیت عطا فرمایا، اس کی بنیاد بھی دراصل علمِ نافع ہی تھی۔ آپ خود اپنے کمالات کا سبب بیان فرماتے ہیں: دَرَسْتُ الْعِلْمَ حتّٰى صِرْتُ قُطْبًا میں نے علم حاصل کیا، یہاں تک کہ اللہ نے مجھے قطب کے مقام تک پہنچا دیا۔ یعنی آپ کا روحانی عروج، ظاہری و باطنی کمال، سب اسی علم کے سبب تھا جو اللہ کے لیے حاصل کیا گیا، جس میں اخلاص تھا، للٰہیت تھی، اور جس کی بنیاد تقویٰ و طہارت پر تھی۔ پس معلوم ہوا کہ ولایت کی راہیں، روحانیت کے مدارج، اور غوثیت کے منازل سب علمِ دین اور معرفتِ الٰہی سے نکلتی ہیں۔ جو علم میں کامل ہو، وہی قربِ خدا میں کامل ہوتا ہے۔

غوث پاک کی قرآن فہمی

اسی حقیقت کو آئمہ و محدثین نے بھی تسلیم کیا کہ حضور غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کو جو مقام و مرتبہ حاصل ہوا، وہ آپ کے علمِ راسخ، فہمِ قرآن، اور معرفتِ الٰہی کی برکت سے تھا۔ امام ابن جوزی رحمہ اللہ۔ جو خود علم و تفسیر کے سمندر تھے۔ محبوبِ سبحانی، قطبِ ربانی، شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی شانِ علم کا تذکرہ بڑے ادب و حیرت سے کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ آپ نے ایک ہی مجلس میں ایک آیتِ کریمہ کی چالیس تفسیریں بیان فرمائیں۔ میں خود اس کی صرف بارہ تفسیروں سے واقف تھا، مگر حضور غوث الاعظم رضی اللہ عنہ نے چالیس تفاسیر بیان فرمائیں، اور پھر بھی سلسلہ تفسیر ختم نہ ہوا۔ بلکہ ارشاد فرمایا: اَلآنَ نَرْجِعُ مِنَ الْقَالِ اِلَى الْحَالِ اب ہم قال (زبان و بیان) سے نکل کر حال (کیفیاتِ باطنی) کی طرف منتقل ہوتے ہیں۔

امام ابن جوزی فرماتے ہیں : جب تک قال کی تفسیر جاری رہی، مجمع پرسکون تھا، لیکن جیسے ہی حضور غوثِ پاک نے حال کی تفسیر شروع کی، تو پورے مجمع پر وجد و حال کی کیفیت طاری ہو گئی۔ ہر چہرہ اشک بار، ہر دل بے خود، ہر زبان پر آہ و زاری چھا گئی۔ میں خود بھی ان کیفیات سے الگ نہ رہ سکا، وجد و کیف کے عالم میں تڑپ اٹھا اور دل کو ایسی لذت و سرور نصیب ہوا جو بیان سے باہر ہے۔

غوث پاک کا علمی فیضان

امام یافعی رحمہ اللہ تعالیٰ اپنی مشہور تصنیف "مِرآۃُ الجِنان" میں حضور غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کے علمی مقام و فیضان کا دلنشین تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ آپ کی مجلسِ علم کا منظر ہی نرالا ہوتا تھا۔ علما، فقہا، محدثین اور صلحا کی کثیر جماعت آپ کے حلقۂ درس میں حاضر ہوتی، آپ کے نورانی کلام کو سماعت کرتی، آپ کے بیان سے علم و معرفت کے موتی چنتی اور آپ کی صحبت و سنگت کی برکت سے دلوں کو منور کرتی۔ آپ کی مجلس صرف درس و تدریس کا مرکز نہ تھی بلکہ علم و حال، ظاہر و باطن، قال و حال سب کا حسین امتزاج تھی۔ طالبانِ حق اور سالکانِ طریقت دور دراز علاقوں سے طویل سفر طے کر کے آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے، تاکہ آپ کے علم، تقویٰ اور روحانی فیضان سے بہرہ ور ہوں۔ ہر آنے والا یہ گواہی دیتا کہ شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی مجلس میں داخل ہو کر انسان صرف عالم نہیں بنتا بلکہ عارفِ باللّٰہ بن کر لوٹتا ہے۔

روزانہ تیرہ علوم کی تدریس

امام ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ تعالیٰ حضور غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کے علمی و روحانی جاہ و جلال کا حیرت انگیز منظر پیش کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ آپ کی مجلسِ درس میں ستر ہزار کا عظیم مجمع ہوا کرتا تھا۔ مگر کمال یہ تھا کہ جس طرح پہلی صف والے آپ کی آواز کو صاف و واضح سنتے، بالکل اسی طرح آخری صف والے بھی آپ کے الفاظ کو یوں سنتے گویا آپ ان کے سامنے تشریف فرما ہیں۔ یہ محض ظاہری خطابت نہیں تھی بلکہ تائیدِ الٰہی اور نورانیتِ ولایت کا مظہر تھا۔ آپ روزانہ تیرہ علوم؛ تفسیر، حدیث، فقہ، نحو، صرف، اصول، معرفت اور دیگر فنون کا درس ارشاد فرماتے،

اور ہر سال تین ہزار طلبہ آپ کے فیضِ علمی سے بہرہ یاب ہو کر محدث بن کر نکلتے۔ آپ کا فیضان صرف درسگاہ تک محدود نہ تھا بلکہ میدانِ عمل تک پھیلا ہوا تھا۔ امام ابن حجر فرماتے ہیں کہ سلطان صلاح الدین ایوبی رحمہ اللہ کے لشکر میں غوث پاک کے تربیت یافتہ شاگرد؛ سپاہی اور مجاہدین کے طور پر شامل تھے، جو راتوں کو تہجد گزار عابد ہوتے اور دن کے وقت میدانِ جہاد میں شیر دل مجاہد بن کر لڑتے۔ انہی میں سے علامہ ابن قدامہ حنبلی جو سلطان کے دستِ راست تھے، اور دوسری جانب محبوبِ صمدانی، شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے شاگرد خاص تھے۔ اسی طرح علامہ عبدالغنی المقدسی جیسے اجلّہ محدثین بھی آپ کے تلامذہ میں شامل تھے۔ یہ سب اس بات کی زندہ دلیل ہے کہ حضور غوثِ اعظم کا فیضانِ علم محض الفاظ کا فیض نہ تھا، بلکہ علم سے عمل، اور علم سے جہاد و اخلاص کی وہ مشعل تھی جس نے پوری امت کے دلوں کو منور کر دیا۔

حضور غوثِ پاک کی فقاہت!!

سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اللہ رب العزت نے علمِ فقہ میں غیر معمولی مہارت عطا فرمائی تھی۔ آپ بلا مبالغہ اپنے زمانے کے مفتیِ اعظم اور فنِ افتاء کے امام و مرجع تھے، جن کا ثانی اُس دور میں کوئی نہ تھا۔ آپ کے فتاویٰ میں علم کی گہرائی، فہمِ دین کی روشنی اور الہامی بصیرت جھلکتی تھی۔ حضرتِ غوثِ پاک رضی اللہ عنہ کے فرزندِ ارجمند حضرت سیدنا عبدالرزاق جیلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک بار عراق کے علما کے پاس ایک نہایت پیچیدہ مسئلہ پیش ہوا۔ ایک شخص نے کہا: میں ایسی عبادت کروں گا جو اس وقت روئے زمین پر کوئی دوسرا نہ کر رہا ہو، اگر ایسا نہ کر سکا تو میری بیوی کو تین طلاقیں۔ علما سر جوڑ کر بیٹھے مگر کسی کو اس کا حل نہ سوجھا۔ آخر کار یہ مسئلہ حضور غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں پیش کیا گیا۔ آپ نے فوراً ارشاد فرمایا: وہ شخص مکہ مکرمہ جائے، مطاف کو خالی کروا کر بیت اللہ کا تنہا سات چکر طواف کر لے، اس کی قسم بھی پوری ہو جائے گی اور بیوی پر طلاق بھی نہیں آئے گی۔ یہ حکیمانہ اور فیض یافتہ جواب سن کر تمام علما حیران رہ گئے اور آپ کے بے مثال فہمِ فقہ، نورِ بصیرت اور الہامی علم پر دل سے قائل ہو گئے۔

بحرِ شریعت وطریقت کے تیراک

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، مجددِ دین وملت، امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہ تعالیٰ علیہ، علامہ علی قاری حنفی مکی رحمۃُ اللہ تعالیٰ علیہ کی کتاب "نُزھۃُ الخاطرِ الفاتر" کے حوالے سے سیّد کبیر، قُطبِ شُہیر، سیّدُنا اَحمد رِفاعی رحمۃُ اللہ تعالیٰ علیہ کا یہ ارشاد نقل فرماتے ہیں: اَلشَّیْخُ عَبْدُ الْقَادِرِ بَحْرُ الشَّرِیْعَۃِ عَنْ یَمِیْنِہٖ وَبَحْرُ الْحَقِیْقَۃِ عَنْ یَسَارِہٖ، مِنْ اَیِّہِمَا شَاءَ اِغْتَرَفَ السَّیِّدُ عَبْدُ الْقَادِرِ لَا ثَانِیَ لَہٗ فِی عَصْرِنَا ھٰذَا یعنی شیخ عبدالقادر وہ ہیں کہ شریعت کا سمندر اُن کے دہنے ہاتھ ہے اور حقیقت کا سمندر اُن کے بائیں ہاتھ، جس میں سے چاہیں اپنے دامنِ فیض کو بھر لیں، ہمارے اس زمانے میں سیّد عبدالقادر جیلانی رحمۃُ اللہ تعالیٰ علیہ کا کوئی ثانی نہیں۔

رب تعالیٰ کا فضل واحسان!!

سرکارِ بغداد، حُضُورِ غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں کسی جنگل کی طرف نکل گیا اور کئی روز تک وہیں رہا۔ کھانے پینے کو کچھ نہ تھا، پیاس کی شدت حد سے بڑھ گئی۔ ایسے میں میرے سر پر ایک بادل کا ٹکڑا نمودار ہوا، اس میں سے چند بارش کے قطرے گرے جنہیں میں نے پی لیا۔ پھر اچانک بادل میں ایک نورانی صورت ظاہر ہوئی جس سے آسمان کے کنارے روشن ہو گئے، اور ایک آواز گونجی: یَا عَبْدَ الْقَادِرِ أَنَا رَبُّكَ، وَقَدْ أَحْلَلْتُ لَكَ الْمُحَرَّمَاتِ اے عبدالقادر! میں تیرا رب ہوں، میں نے تیرے لیے تمام حرام چیزیں حلال کر دی ہیں۔ میں نے فوراً اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پڑھا تو وہ روشنی ختم ہو گئی، اور بادل دھوئیں میں بدل گیا۔ پھر آواز آئی: یَا عَبْدَ الْقَادِرِ، نَجَوْتَ مِنِّیْ بِعِلْمِكَ بِحُكْمِ رَبِّكَ، وَلَقَدْ أَضْلَلْتُ بِمِثْلِ هٰذِهِ الْوَاقِعَةِ سَبْعِيْنَ مِنْ أَهْلِ الطَّرِيْقِ اے عبدالقادر! آج تجھے تیرے علم نے بچا لیا، اس سے پہلے میں اس حربے کے ذریعے ستر اولیاء کو گمراہ کر چکا ہوں۔ آپ رحمۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: لِرَبِّیَ الْفَضْلُ وَالْمِنَّۃُ یعنی اے مردود! مجھے میرے علم نے نہیں بلکہ میرے رب عزوجل کے فضل اور احسان نے بچایا ہے۔

درود وسلام کی فضیلت

سید احمد انصاری مالکی رحمہ اللہ شرح علی صلوات القُطُبِ الدُّرْدِیْر میں فرماتے ہیں کہ دلائل الخیرات شریف کی تالیف کا سبب یہ ہے کہ اس کے مؤلف، شیخ محمد بن سلیمان الجزولی رحمہ اللہ ایک مرتبہ نماز کے لیے اٹھے اور وضو کرنا چاہا۔ کنویں کے پاس گئے مگر پانی نکالنے کا کوئی ذریعہ نہ پایا۔ اسی دوران اوپر ایک مکان سے ایک بچی نے آپ کو دیکھا اور کہا: آپ وہ ہیں جن کی خیر و برکت کے ہر طرف چرچے ہیں، اور آج آپ کنویں سے پانی نکالنے کے معاملے میں بے بس کھڑے ہیں! پھر اس بچی نے کنویں میں تھوک ڈالا تو فوراً پانی اوپر آگیا اور کثرت سے بہنے لگا۔ شیخ الجزولی نے وضو فرما کر اس بچی سے پوچھا: میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں، بتاؤ یہ مرتبہ تمہیں کس عمل سے ملا؟ تو وہ بچی بولی: بِكَثْرَةِ الصَّلَاةِ عَلٰى مَنْ كَانَ إِذَا مَشٰى فِي الْبَرِّ الْأَقْفَرِ تَعَلَّقَتِ الْوُحُوْشُ بِأَذْيَالِهٖ ﷺ مجھے یہ مرتبہ اُس ہستی پر کثرت سے درود پڑھنے کی برکت سے ملا ہے، جو جب بے آب و گیاہ ویران بیابان سے گزرتے تھے تو وحشی جانور بھی اُن کے دامنِ رحمت سے لپٹ جایا کرتے تھے۔ یہ سن کر شیخ محمد بن سلیمان الجزولی رحمہ اللہ نے عہد کیا کہ میں ضرور حضور اقدس ﷺ پر درود شریف کی فضیلت پر ایک عمدہ کتاب تصنیف کروں گا۔ چنانچہ آپ نے دلائل الخیرات شریف مرتب فرمائی۔ (سعادۃ الدارین: صفحہ ۱۵۹)

ادارہ فیضانِ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

تعلیم، تربیت، افتاء

تجاویز، آراء اور اصلاح کے لئے اس نمبر پر رابطہ کیجئے +92 0334 0980141
پیش آمدہ فقہی مسائل پوچھنے کے لئے اس نمبر رابطہ کیجئے +92 0300 9434602